88032- غسل جنابت اور جمعہ کی نیت سے ایک ہی غسل کافی ہے

سوال

اگر انسان کے لیے غسل جنابت اور جمعہ کا غسل اکٹھا ہو جائے تو غسل کرتے وقت نیت کے اعتبار سے کیا کیا جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

اگر انسان کے لیے غسل جنابت اور جمعہ
کا غسل اکٹھا ہو جائے تو اس کے ایک غسل ہی کافی ہے، وہ اس میں غسل جنابت اور جمعہ
دونوں کی نیت کرے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے،
اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1907).

لیکن یہ یاد رکھیں کہ نیت کا تعلق دل
سے ہے زبان سے ادائیگی نہیں ہوگی.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر اس نے غسل میں غسل جنابت اور
جمعہ کے غسل کی نیت کی تو یہ صحیح ہے " انتہی.

دیکھیں : المجموع للنووی (368/1).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

"اگر وہ جمعہ اور جنابت دونوں کے
لیے ایک ہی غسل کرنے میں دونوں کی نیت کرتا ہے تو یہ اس کے لیے کافی ہے، اس میں
ہمیں تو کسی اختلاف کا علم نہیں " انتہی.

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ
تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا غسل جنابت اور جمعہ کے غسل کے
لیے ایک ہی غسل کافی ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

"اگر تو یہ غسل دن میں ہو تو کفائت
کر جائیگا، اور افضل یہ ہے کہ وہ دونوں غسل کی نیت کرے، وہ اس طرح کہ غسل جنابت اور
جمعہ کے غسل کی نیت کرے تو ان شاء اللہ اس کے لیے جمعہ کے غسل کی فضیلت بھی
حاصل ہوگی " انتہی.

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز (12/
406).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی
سے دریافت کیا گیا کہ :

غسل جنابت اور جمعہ کا غسل جمع کرنے
کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"اس میں کوئی حرج نہیں، چنانچہ اگر
انسان جنبی ہو اور غسل میں غسل جنابت اور جمعہ کے غسل کی نیت کرے تو کوئی حرج نہیں،
جیسا کہ اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور دو رکعت ادا کرنے میں سنت مؤکدہ اور
تحیۃ المسجد دونوں کی نیت کرے تو کوئی حرج نہیں ہے.

اور یہ مسئلہ تین قسموں سے خالی نہیں
ہے :

پہلی قسم :

صرف غسل جنابت کی نیت کرے.

دوسری قسم :

وہ غسل جنابت اور جمعہ کے غسل کی نیت
کرے.

تیسری قسم :

صرف جمعہ کے غسل کی نیت کرے.

ایک چوتھی قسم باقی رہ جاتی ہے اور
اس کا ہونا ممکن ہی نہیں وہ یہ کہ ان دونوں کی ہی نیت نہ کرے، اور ایسا ہو نہیں
سکتا.

چنانچہ جب وہ غسل جنابت کی نیت کرے
تو اسے یہ جمعہ کے غسل کے لیے بھی کافی ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ طلوع شمس کے بعد
ہو، اور اگر وہ دونوں کی نیت کرے تو کفائت کر جائیگا، اور دونوں کا اجر حاصل کرے گا،
اور اگر وہ جمعہ کے غسل کی نیت کرے تو یہ غسل جنابت کے لیے کفائت نہیں کرے گا؛
کیونکہ جمعہ کا غسل بغیر کسی حدث کے واجب ہے، اور غسل جنابت حدث کی بنا پر واجب ہے،
اس لیے اس حدث کو ختم کرنے کی نیت ہونا ضروری ہے.

اور بعض علماء کا کہنا ہے کہ : وہ دو
بار غسل کرے، لیکن اس کی کوئی وجہ نہیں" انتہی.

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (16
/137).

واللہ اعلم.